



JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 17, Issue: 01, Jul – Dec 2023

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

غاية المقصود از محدث شمس الحق عظیم آبادی: تجزیہ و بیان

*Ghāyat al-Maqṣūd by Muḥaddiṣ Shams al-Ḥaqq ‘aẓīm Ābādī:
Analysis and Description*

***Dr. Yasir Farooq**

Lecturer, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.

****Dr. Arshad Munir**

Professor, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.

ABSTRACT

To preserve the hadiths of the Prophet (PBUH), scholars have served from many aspects and sources. The editing of hadith began in the era of the Prophet (PBUH) and flourished during the period of the Companions and followers and the period of moḥaddīthīns. Sunan Abu Dawood, whose author is Imam Abu Dawood Al-Sajistānī is well known book of ḥadīth. From early to late Muslim scholar paid utmost efforts on its commentaries both in Urdu and Arabic languages. Ghāyat al-Maqṣūd is one of the finest commentary of Sunan Abū Dawood, and only one volume of this literary commentary has been published by Ansari publishing house, Delhi. Moḥaddith Shams al-Ḥaqq ‘Aẓīm Ābādī consulted all existing classical and traditional literature of his time. Among his main sources were the books of hadith and sīrah, jurisprudence, history, and Arabic dictionaries. This paper deals with the key features and characteristics of Ghāyat al-Maqṣūd and its methodology.

Keyword: Abu Dawod, ḥadith, scholars, Ghāyat al-Maqṣūd, Muḥaddiṣ Shams al-Ḥaqq ‘aẓīm Ābādī



تمہید

کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ دین اسلام کے بنیادی ماخذ ہیں احادیث رسول ﷺ کو محفوظ کرنے کے لیے کئی پہلوؤں اور اعتبارات سے اہل علم نے خدمات انجام دیں۔ تدوین حدیث کا آغاز عہد نبوی سے ہوا صحابہ و تابعین کے دور میں پروان چڑھا، اور ائمہ محدثین کے دور میں خوب پھلا پھولا۔ مختلف ائمہ محدثین نے احادیث کے کئی مجموعے مرتب کئے اور پھر بعد میں اہل علم نے ان مجموعات کے اختصار اور شروحات، تحقیق و تخریج اور حواشی کا کام کیا۔ برصغیر پاک و ہند میں صحاح ستہ کی اصطلاح معروف اور زبان زد عام و خاص ہے۔ اور اس سے مراد حدیث کی چھ کتابیں ہیں ان میں سے پہلی دو کتابیں بخاری و مسلم ہیں۔ جنہیں صحیحین کہا جاتا ہے اس کے علاوہ سنن ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ ہیں۔ انہی کتابوں میں سے عظیم کتاب سنن ابی داؤد ہے جس کے مؤلف امام ابوداؤد السجستانی ہیں۔ مختلف علماء نے اس کی شروحات پر کام کیا۔ ہر ایک عالم نے اپنے علم کے موتی بکھیرے، اور خدمت حدیث میں اپنی جہود و مساعی سے حصہ ڈالا، ”غایۃ المقصود“ سنن ابی داؤد کی مبسوط شرح ہے، جو کہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی کی تصنیف ہے۔ مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی نے ۳۲ جلدوں میں مرتب کیا تھا مگر اب تک اس کی ایک ہی جلد صرف دہلی کے مطبع انصاری سے شائع ہوئی ہے۔ اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے، جس میں امام ابوداؤد کے حالات اور سنن کے متعلق نہایت مفید معلومات درج ہیں۔ ”غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد“ جیسی عظیم اور بلند پایہ شرح تصنیف کرتے ہوئے محدث ڈیانوی نے اپنے دور کی تمام جدید و قدیم کتب سے استفادہ کیا، انہوں نے حدیث، اصول حدیث، فقہ اصول فقہ کی تمام اہم کتابوں کے علاوہ اسماء الرجال، تاریخ، علوم حدیث، اور لغت کی بڑی بڑی کتابوں سے استفادہ کیا۔

مصنف کے احوال و آثار

آپ کا نام شمس الحق کنیت ابوالطیب، لقب محدث اور نسبت عظیم آبادی اور ڈیانوی ہے۔¹ محدث عظیم آبادی جولائی ۱۸۵۷ء کو پٹنہ کے محلہ رمنہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی والدین کے ہمراہ اپنے ننھیالی گاؤں ڈیانواں میں سکونت پزیر ہوئے۔ ابھی گیارہ سال عمر تھی کہ والد ۱۲۸۴ھ میں انتقال کر گئے۔ چھ برس کی عمر میں مکتب خوان کا آغاز ہوا، رسم بسم اللہ سید احمد شہید رائے بریلی² کے شرف بیعت سے مشرف اور شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی کے حلقہ تلامذہ کے ایک اہم رکن مولانا محمد ابراہیم (م: ۱۲۸۲ھ) نے کرائی۔ پھر ڈیانواں میں ہی حافظ اصغر علی رامپوری مولوی سید راحت حسین بھٹوی اور مولوی عبدالحکیم شیخ پوری (م: ۱۲۹۵ھ) اور دیگر معلمین سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ ابتدائی فارسی درسیات پڑھ لینے کے

بعد ڈیانواں ہی میں مولوی لطف العلی بہاری سے عربی شروع کی اور شرح جامی، قطبی میزی، اصول الشاشی، نور الانوار، شرح وقایہ، کنز الدقائق اور جامع ترمذی وغیرہ کتب متوسطات پڑھیں اس عرصہ اپنے ماموں مولوی نور احمد ڈیانواں سے بھی استفادہ کرتے رہے۔

محدث کبیر امام شمس الحق کے علمی فضائل و کمالات کا اعتراف ان کے معاصرین نے کیا ہے۔ ان کے اساتذہ ان پر فخر کرتے تھے اور تلامذہ اپنی قسمت پر نازاں ہوتے۔ ان کے ایک استاد محدث شیخ الکل سید نزیر حسین محدث دہلوی نے اپنی متعدد حکایات میں جامع الحسنات والکمالات، الفاضل التحریر، صاحب التقریر والتحریر، البحر الموفق جیسے الفاظ سے مخاطب کیا۔ شیخ کے استاد حدیث شیخ حسین بن محسن یمانی انہیں جن القابات سے نوازتے تھے وہ درج ذیل ہیں:

”شیخ الاسلام والمسلمین، امام المحققین والائمة المدققین، صاحب التالیف المجیدة، والتصانیف المفیدة اشتهر بالفضائل فی الافاق، المحرز قصب الکمال فی مضمار السباق“³

ڈاکٹر محمود احمد غازی نے محدث عظیم آبادی کے فضل و علم کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میاں نذیر حسین کے دوسرے شاگرد تھے، علامہ شمس الحق عظیم آبادی یہ اتنے بڑے محدث ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ ان کے زمانے میں ان سے بڑا محدث کوئی نہیں تھا۔ یا اگر تھے تو ایک دو ہی تھے۔ تو شاید یہ مبالغہ نہیں ہو گا۔ شیخ محمد بن عبد الوہاب کے پرپوتے، شیخ ابو عبد الرحمن اسحاق مجدی ایام جوانی میں بغرض تحصیل علم ہندوستان تشریف لائے۔ یہاں محدث عظیم آبادی کے کتب خانہ سے مستفید ہوئے آپ کے فضل و کمال سے متاثر بھی ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے آپ کی شان میں عربی قصیدہ لکھا جو کہ التعلیق المغنی (طبع اول) کے آخر میں مطبوع ہے۔

وفات:

محدث کبیر شمس الحق عظیم آبادی نے (۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ ۲۱ مارچ ۱۹۱۱ء) کو بروز شنبہ (منگل) کو ۲ بجے صبح بعارضہ طاعون وفات پائی۔

غایۃ المقصود پر تجزیہ

غایۃ المقصود کا تعارف

”غایۃ المقصود“ سنن ابی داؤد کی مبسوط شرح ہے، جو کہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی کی تصنیف ہے۔ اس شرح کو ۳۲ جلدوں میں مکمل ہونا تھا۔ لیکن افسوس اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ اس کا پہلا جز شیخ تلمطف حسین عظیم آبادی کی نگرانی میں ”مطبع انصاری“ دہلی سے طبع

ہوا، اس پر سن طباعت کا اندراج نہیں ہے۔ لیکن یہ بات تو یقینی ہے کہ ”اعلام اہل العصر باحکام رکعتی الفجر“ ۱۳۰۵ھ سے پہلے شائع ہوئی ہے۔ ۱۴۱۴ھ میں اس کا مطبوع اور باقی ماندہ مخطوطہ کا کچھ حصہ حدیث اکادمی فیصل آباد سے دوبارہ شائع ہوا، جو کہ متوسط سائز کی تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد کے شروع میں ایک مقدمہ بھی اور اس کا آغاز مقدمہ و کتاب الطہارۃ سے ہوتا ہے جب کہ اختتام کتاب الطہارۃ کے (باب غسل الرجل) پر ہوتا ہے۔ صفحات کی تعداد: ۴۳۵ دوسری جلد کا آغاز کتاب الطہارۃ کے (باب المسح علی الخفین) سے ہوتا ہے اور اختتام (باب فی الرجل یصیب منھا ما دون الجماع) پر ہوتا ہے اور یہ جلد ۴۰۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ تیسری جلد کا آغاز کتاب الطہارۃ کے باب (باب فی المرأة تستحاض) سے ہوتا ہے اور اختتام کتاب الصلوٰۃ کے باب (باب وقت صلوٰۃ النبی ﷺ و کیف کان یصلیھا) پر ہوتا ہے۔ اس کے صفحات کی تعداد ۴۶۶ ہے۔

مصادر و مراجع

”غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد“ جیسی عظیم اور بلند پایہ شرح تصنیف کرتے ہوئے محدث عظیم آبادی نے اپنے دور کی تمام جدید و قدیم کتب سے استفادہ کیا، انہوں نے حدیث، اصول حدیث، فقہ اصول فقہ کی تمام اہم کتابوں کے علاوہ اسماء الرجال، تاریخ، علوم حدیث، اور لغت کی بڑی بڑی کتابوں سے استفادہ کیا، جن کتب کو انہوں نے بطور مصادر و مراجع استعمال کیا ہے ان میں سے چند مشہور کتابوں کے نام یہ ہیں: صحیح البخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، جامع الترمذی، سنن ابی ماجہ، مؤطا امام مالک، فتح الباری فی شرح البخاری، شرح مسلم، اسد الغابۃ، النہایۃ فی غریب الاحادیث، تقریب التہذیب، تہذیب التہذیب، مختصر السنن، ہدی الساری، معالم السنن، مجمع البحار، المصباح المنیر، عارضۃ الأخوذی، الأدب المفرد، زہر الربی، السنن الکبری، غریب القرآن، الصحاح، المصنف، تلخیص الحبیر، المستدرک، فیض القدیر، نیل الاوطار، نصب الرایۃ، سنن الدارقطی، خلاصہ، تہذیب التہذیب، الکمال، القاموس المحيط اور مجمع الزوائد وغیرہ۔

غایۃ المقصود کی تالیف کے اسباب

دنیا کی کوئی بھی کتاب ہو، اس کی تصنیف و تالیف کا کوئی نہ کوئی سبب اور محرک ہوتا ہے۔ ”غایۃ المقصود“ کی تصنیف کن اسباب کی بنا پر وجود میں آئی، وہ مولانا شمس الحق کی زبانی ملاحظہ ہو:

”ان السنن... لأبی داؤد السجستانی کتاب دقیق صعب علی الطالبین حل مغلقاته
وکان السلف اجمعین قد کتبوا علیہ شروحا و حواشی مابین مطول و مبسوط
و مختصر لکن ما یوجد الآن عند عامة الناس من شروحه ما یحل الرموز و یفتح
الغموض فاردت ان اشرحه شرحا کاملا علی جمیع احادیثہ یحل رموزہ و یفتح کنوزہ

ویومنح ماخفی علی الراغبین۔۔۔واخترت نسخة اللؤلؤی لانہا كانت مشہورۃ فی ديارناومروجة فی عصرنا وسمیت هذا الشرح المبارك غاية المقصود فی حل سنن ابی داؤد والراغبۃ الی اللہ سبحانہ أن ینفعنا بہ وأخوانی ویخلص نبی ویتم أمنیتی ویبرئنی عن الریاء وسواالاعمال یحفظنی من الشیطان عدواللہ المتعال⁴

”سنن ابی داؤد بڑی دقیق کتاب ہے تاہم اس کتاب کے مغالقات کو حل کرنا طلبہ کے لئے انتہائی مشکل ہے، اس لیے سلف نے اس کی شروحات و حواشی وغیرہ لکھے، لیکن اس کے باوجود بھی عامۃ الناس کے پاس کوئی ایسی شرح موجود نہیں جو کہ اس کے رموز و غموض کو کھول سکے اور اس کی مشکلات کا حل پیش کر سکے، اس لیے میں نے ارادہ کیا ہے کہ سنن کی تمام احادیث کی کامل اور جامع شرح کروں کہ عامۃ الناس کی مشکلات کا مداوا ہو سکے، اس شرح کے لیے میں نے لولوی کا نسخہ اختیار کیا ہے کیونکہ ہمارے ہاں یہی عام دستیاب ہے اور شرح کا نام ”غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد“ رکھا ہے۔“

غایۃ المقصود کی عدم تکمیل

اکثر مترجمین و مصنفین (مثلاً مولانا عبدالحی لکھنوی، سید ابوالحسن علی ندوی، زبیر احمد ڈیانوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا خلیل احمد سہارن پوری وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ غایۃ المقصود کی تکمیل نہیں ہو سکی۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ محدث عظیم آبادی نے اس کتاب کو ۳۲ جلدوں میں مکمل کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے کہا ہے کہ وہ ۳۲ جلدوں میں تو یہ ان کا گمان تھا کہ ۳۲ جلدوں میں یہ شرح مکمل ہوگی۔ اس شرح کی عدم تکمیل کی ایک دلیل یہ ہے کہ ”عون المعبود“ کی تقریباً ہر اہم بحث کے آخر پر لکھا ہوا ہے کہ تفصیل کے لئے ”غایۃ المقصود“ میں ملاحظہ فرمائیں۔ لیکن تیسری جلد کے (باب فی الدعاء للمیت اذا وضع فی قبرہ) کے بعد یہ اشارہ نہیں ملتا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ خلاصہ بحث یہ ہے کہ ”غایۃ المقصود“ کی تکمیل نہ ہو سکی، ۱۲۱ اجزاء کی شرح لکھی گئی جس میں ایک جز کی طباعت ہوئی اور باقی سب ضائع ہو گئے ہو سکتا ہے کہ یہ اجزاء آپ کے کسی شاگرد نے لئے ہوں اور بعد میں واپس نہ کیے ہوں، موجود طبع شدہ حصہ متوسط ساز کی تین جلدوں میں ہے جو کہ کتاب الطہارۃ (مکمل) اور کتاب الصلوٰۃ کے دو ابواب پر مشتمل ہے۔

غاية المقصود کی خصوصیات

غاية المقصود کا مقام و مرتبہ

”غاية المقصود فی شرح سنن ابی داؤد“ کی تکمیل تو نہ ہو سکی، لیکن اگر تکمیل کے بعد زیور طبع سے آراستہ ہوتی تو ”سنن ابی داؤد“ کے لیے (لا مقصود الا هو) کا مصداق ہوتی۔ لیکن اس کے باوجود علماء اسے خراج تحسین پیش کیے بغیر نہ رہ سکے۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے جب اس کے جز اول کا مطالعہ کیا تو بے اختیار پکار اٹھے:

”رأیت جزءا واحدا من الشرح الذي الفه ابو الطيب شمس الحق، المسمى "بغاية المقصود" فوجدته لكشف مكنوزاته كافلا وبجميع مخزوناته حافلا، فله دره، قد بذل فيه وسعه وسعي سعيه“⁵

”یعنی میں نے ابو الطیب شمس الحق کی تصنیف ”غاية المقصود“ کا ایک جز دیکھا ہے میں نے اسے ابو داؤد کے پوشیدہ خزانوں کو کھولنے والی اور تمام جواہرات سے بھری ہوئی پایا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل فرمائے انہوں نے شرح کا حق ادا کر دیا“

مذکورہ بالا اقوال سے اس کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور یہ بات بلا خوف و تردید کہی جاسکتی ہے کہ یہ ابو داؤد کی تمام شرح سے فائق ہے اور اس میں ایسی خصوصیات موجود ہیں جو کہ دوسری شرح میں نہیں ملتیں۔ ”غاية المقصود“ بڑی عظیم اور بے مثال شرح ہے۔ یہاں ان کی خصوصیات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو ”غاية المقصود“ کو حدیث کی باقی شروحات سے ممتاز و نمایاں کرتی ہے۔

مقدمہ کی خصوصیت

مولف نے کتاب کے شروع میں ایک بے نظیر مقدمہ لکھا ہے، جس میں سنن ابی داؤد سے متعلقہ فوائد کا ذکر آیا ہے، اور اس کو ”لوامع“⁶ میں تقسیم کیا ہے۔ جن کا بیان حسب ذیل ہے:

- ۱۔ اللعة الأولى: فی ذکر السنن الأبی داؤد وفضائله
- ۲۔ اللعة الثانية: فی ترجمة الامام الحافظ ابی داؤد السجستاني
- ۳۔ اللعة الثالثة: فی نسخ السنن واختلافها
- ۴۔ اللعة الرابعة: فی ذکر من اعتي بشرحه أو تعليقه أو تلخيصه
- ۵۔ اللعة الخامسة: فی ترجمة الشيخين الاكبرين اللذين اخذت عنهما هذا السنن وسائر كتب الحديث والتفسي

٦-اللمعة السادسة: في اسناد هذا الكتاب من الفقير الحقير (اي المحدث العظيم

آبادي) الي المؤلف الامام (ابي داؤد) رضي الله تعالى عنه⁷

یہ قیمتی مقدمہ متوسط سائز کے ۴۶ صفحات پر مشتمل ہے اور اگر اسے علیحدہ شائع کیا جائے تو ایک مستقل رسالہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ مذکورہ الصدر لوامع کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے، جو باقی تمام شروحات میں اس طرح کا مقدمہ دیکھنے کو نہیں ملتا۔ یہ امتیاز صرف غایت المقصود کو حاصل ہے۔ جو فوائد اس مقدمہ میں پائے جاتے ہیں وہ سنن کی باقی تمام شروح میں کہیں نظر نہیں آتے اور بعد والے حضرات نے بھی اس میں کوئی خاص اضافہ نہیں کیا۔

اسانید کی وضاحت

اسانید کی وضاحت کی گئی ہے، یعنی راوۃ حدیث کے تراجم مع بیان کنیت، نسب اور لقب ذکر ہوئے ہیں، ساتھ ساتھ مشکل اسماء کے ضبط اور ان رواۃ کے ثقہ یا ضعیف ہونے کے متعلق بھی بتایا گیا ہے، مثلاً: کتاب الطہارۃ کے شروع میں ہی ایک روایت ہے:

”عبدالله بن مسلمة بن قعنب القعنبي ثنا عبد العزيز يعني ابن محمد عن محمد يعني ابن عمر عن ابي سلمة عن المغيرة بن شعبة: ”ان النبي كان اذا ذهب المذهب أبعد“⁸

اس سند کے ہر راوی کے محاسن و تفصیلات کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا ڈیانوی یوں رقم طراز ہیں:

”حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب القعنبي" الحرثي ابو عبد الرحمن المدني نزيل البصرة، احدا الاعلام في العلم والعمل عن مالك وافلح بن حميد وشعبة وخلف وعنه الشيخان وابوداؤد وعبد بن حميد وابوزرعة وابوحاتم. وقال: ثقة حجة لم أرا أخشع منه، وأعلم مالك بقدمه فقال: قوموا الي خير الارض، وقال عمرو بن علي: كان مجاب الدعوة وقال ابن سعد: كان عابدا فاضلا قال ابوداؤد: مات سنة احدى وعشرين مائتين، قال بعضهم: بمكة: ومسلمة: بفتح الميم وسكون السين ولقعنبي: بمفتوحة وسكون مهملة وفتح نون وبموحدة: صفة عبد الله نسبة الي قعنب جد عبد الله بن مسلمة“⁹

پوری شرح اس طرح کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ جن کا احاطہ ممکن نہیں، تفصیل کے لئے شرح ہذا کا مطالعہ ضروری ہے۔

سند اور متن میں اضطراب کی وضاحت

سند یا متن ہوا اضطراب ہو تو اس کی وضاحت کی گئی ہے مثلاً: امام ابوداؤد نے ”باب المسح على الجوربين“ کے بعد بغیر عنوان کے ایک ”باب“ میں مندرجہ ذیل الفاظ سے ایک روایت نقل کی ہے:

”حدثنا مسدد وعباد بن موسى قال: ثنا هشيم عن يعلي بن عطاء، عن أبيه قال

عباد: أخبرني أوس بن أبي الثقفي، أن رسول الله ﷺ توضأ ومسح علي نعليه وقدميه وقال عباد: رأيت رسول الله ﷺ أتي كظامة قوم: يعني الميضأة، ولم يذكر مسدد الميضأة والكظامة ثم اتفقا فتوضأ ومسح علي نعليه وقدميه¹⁰

محدث ڈیانوی اس کی وضاحت کے بعد لکھتے ہیں:

”واعلم ان حديث أوس بن ابي اوس فيه اضطراب سنداً ومتناً:

اما سنداً: فقد اختلف علي بن يعلي بن عطا، فروي هشيم عن يعلي بن عطاء عن ابيه عطاء عن أوس بن أبي أوس الثقفي، كما في رواية الكتاب ومسنداً حمداً بن حنبل وروي حماد بن سلمة وشريك عن يعلي بن عطاء عن أوس بن أبي أوس عن ابيه كما في رواية الطحاوي وأبي بكر بن أبي شيبة، وأما متناً، ففي رواية هشيم قال أوس بن أبي أوس رأيت رسول الله ﷺ توضأ ومسح علي نعليه أخرجه المؤلف، وفي رواية حماد بن سلمة عن يعلي بن عطاء عن أوس بن أبي أوس قال رأيت أبي توضأ ومسح علي نعليه له فقلت اتمسح علي النعلين؟ فقال رأيت رسول الله ﷺ يمسح علي النعلين¹¹

”یعنی اوس بن اوس کی روایت میں سند و متن دونوں کا اضطراب ہے۔ سند میں اس طرح کہ سنن ابی داؤد اور مسند احمد میں (ہشیم بن یعلی بن عطاء عن ابيه عن عطاء عن ابي ابي اوس) ہے۔ جبکہ طحاوی اور ابن شیبہ میں (حماد بن سلمة وشريك عن يعلي بن عطاء عن ابي ابي اوس عن ابيه) اور متن میں اس طرح کی ہشیم کی روایت میں اوس بن ابي اوس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے اور جو توں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا جبکہ حماد بن سلمہ والی روایت میں اوس بن ابي اوس کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو وضو کرتے ہوئے اور پاؤں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا¹²

مبہم اور مشکل الفاظ کی وضاحت

اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ محدث ڈیانوی مشکل الفاظ کے معانی بیان کرتے ہیں اور کتب لغت کے تائیدی حوالے بھی دیتے ہیں، مثلاً: (باب الصلاة في شعر النساء) میں ایک روایت (كان رسول الله ﷺ يصلي في شعرنا ولحفنا) کے مشکل الفاظ کی وضاحت میں محدث ڈیانوی لکھتے ہیں:

”شعر بضم الشين علي وزن كتب جمع شعاع كتاب وهو الثوب الذي يلي الجسد لأنه يلي شعره الانسان أي يجعله ممالي بدنه والدرثار ما يلبسه فوق

الشعار“ (ولحفنا) ”جمع لحاف وهو اسم يتلحف به، قال السيوطي في قوت المغتذي لحف بضم اللام والحاء جمع لحاف بكسر اللام جمع بكسر اللام وهي المحلفة اللباس الذي فوق سائر اللباس من دثار البرد“¹³

ایک اور حدیث (ان النبی ﷺ وعلیہ مرطا) کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”مرطا بكسر الميم وسكون الراء قال الخطابي المرطا هو ثوب يلبسه الرجال والنساء ازاراً أو يكون رداءاً وقد يتخذ من صوف ويتخذ من خز وغيره وقال في لسان العرب: والمرط كساء من خزاو صوف أو كتان وقيل هو الثوب الأخضر وجمعه مروط“¹⁴

اماکن کی نشاندہی

اماکن کی نشاندہی کی گئی ہے، مثلاً ایک روایت کے الفاظ ہیں:

”عن بشير بن يسار أنه خرج مع رسول الله عام خيبر حتي اذا كانو“¹⁵

تو محدث ڈیالوئی لکھتے ہیں:

”الصهباء وهي ادنى خيبر“¹⁶

تشریح میں شرح و بسط

حدیث کی تشریح خوب شرح و بسط سے کی گئی ہے اور حدیث سے مستنبط فقہی مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں اس کی مثال کے لئے آپ غایۃ المقصود کی تینوں جلدوں کا مطالعہ کیجئے۔ ہر حدیث کی ایسی تفصیلی شرح کرتے ہیں کہ کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے۔ خصوصاً (باب صفۃ وضوء النبی ﷺ) کے تحت مروی حضرت عثمان رض کی روایت۔¹⁷ (باب المسح علی الجورین) کے تحت مروی حدیث۔¹⁸ الغرض پوری کی پوری کتاب انتہائی مفصل ہے۔

فقہی مسائل کے استنباط میں قولِ راجح کی نشاندہی

فقہائے کرام کے مابین مختلف فقہی مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور دلائل کے ساتھ قولِ راجح کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مثلاً (باب الوضوء من لحوم الابل) کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ضروری ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں فقہائے کرام اور ائمہ عظام کے اقوال نقل کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ دلائل کا تذکرہ کرتے ہوئے۔ ایک روایت: (عن البراء بن عازب قال "سئل رسول الله ﷺ من الوضوء من لحوم الابل" فقال "توضؤ ومنها الى اخره) کے تحت لکھتے ہیں:

”والحدیث يدل علي ان الاكل من لحوم الابل من جملة نواقض الوضوء“ فقال

النووي اختلف العلماء في اكل لحوم الجوزور "فذهب الأكثرون الي انه لاينقض
الوضوء وممن ذهب اليه الخلفاء الأربعة الراشدون ابو بكر وعمر وعثمان وعلي وابن
مسعود... الخ وذهب الي انتقاض الوضوء به احمد بن حنبل واسحاق بن راهويه
ويحيى بن يحيى... الخ"¹⁹

الغرض تمام اقوال مع دلائل ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں

"وعندي انه يبتغي ان يحتاط فيه الانسان والسرفي ايجاب الوضوء من لحوم
الابل علي قول من قال به انه كانت محرمة في التوراة جمهور انبياء بني اسرائيل
علي تحريمها فلما اباحها الله لنا شرع الوضوء منها، المعنيين: أحدهما أن يكون
الوضوء شكرًا لما انعم الله علينا من اباحتها بعد تحريمها علي من قبلنا وثانيهما أن
يكون الوضوء علاجًا لما عسي ان يختلج في بعض الصدور من اباحتها،
بعد ما حرمها الانبياء من بني اسرائيل فان النقل من التحريم الي كونه مباحا يجب
منه والوضوء أقرب الاطمينان نفوسهم"²⁰

علاوہ ازیں اور بھی بہت سی مثالیں ہیں، جو کہ غایۃ المقصود کے مطبوعہ اجزاء میں جگہ جگہ بکھری پڑی ہیں۔

تخریج حدیث مع بیان صحت وضعف

اس شرح کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ حدیث کی تخریج مع بیان صحت وضعف کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر (باب المسح علی
الجوربین) میں حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی روایت (ان رسول اللہ ﷺ تَوَضَّأَ مَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ) کی تخریج
کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حدیث الباب أخرجه النسائي، وابن ماجه، والترمذي وقال: حدیث حسن
صحيح، وابن حبان في صحيحه (في النوع الخامس والثلاثين من القسم الرابع)"²¹

مؤید وشواہد روایات پر صحت وضعف کے احکامات

حدیث ترجمۃ الباب کی مؤید وشواہد روایات بھی بیان کی گئی ہیں اور ان کی صحت وضعف کا حکم بھی بیان کیا گیا ہے:
مثلاً (باب الذی یصیب الذیل) میں مروی ایک روایت: "عن امرأة من بني عبد الأشهل قالت، قلت يا رسول الله
أن لنا طريقا إلى المسجد منته، فكيف نفعل إذا مطرنا قال: أليس بعدها طريق هي أطيب منها قلت
بلي، قال فهدم بهذه"²² کی تائید میں ایک روایت ذکر کی ہے:

"عن ابي هريرة قال قيل يا رسول الله اننا نريد المسجد فنطأ الطريق النجسة فقال
رسول الله الارض يطهر بعضها بعضها (رواه ابن ماجه)"²³

اس پر انداز جرح کی ہے:

”فيه ابراهيم بن اسماعيل ومجهول الحال وشيخة ابراهيم بن اسماعيل بن ابي حية الانصاري وثقه احمد وقال ابن معين ليس بشي وقال البخاري منكر الحديث وقال النسائي ضعيف وقال الداروقطني متروك“ واللّٰه اعلم²⁴

رواۃ نسخ میں موجود اختلاف کا ذکر

السنن کے رواۃ نسخ میں موجود اختلاف کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ مثلاً: امام ابوداؤد نے ایک روایت کے تحت لکھا ہے (قال ابوداؤد: کان عمرو بن ثابت رافضياً، وذكره) تو محدث ڈیانوی لکھتے ہیں:

”ومنها عبارة المتن في نسخ الكتاب كانت مختلفة، فما صحت عندي أثبتناها واعتمدنا عليها، وهي موافقة موافقة لنسخ المنذري وأما في بعض النسخ فكهنا قال ابوداؤد: وعمرو بن ثابت رافضي رجل سوء ولكنه كان صدوقاً في الحديث، وثابت بن المقدم رجل ثقة، وذكره عن يحيى بن معين وفي بعض النسخ هكذا قال ابوداؤد: وعمرو بن ثابت رافضي، رجل سوء، وثابت بن المقدم رجل ثقة قال ابو علي الغساني ولكنه كان صدوقاً في الحديث قال ابوداؤد كان عمرو بن ثابت رافضياً وذكره عن يحيى بن معين“²⁵

اصولی و فنی مباحث کی توضیح

اصولی و فنی مباحث کی توضیح کی گئی ہے۔ مثلاً: حدیث متصل کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”والم متصل ما سلم أسناد من سقوط راو في أوله أو آخره أو وسطه بحيث يكون كل من رجاله سمع ذلك المروي من شيخه“²⁶

اسی طرح حدیث مرسل کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”المرسل، قول التابعي فعل رسول الله كذا وأمر كذا“²⁷

آداب الاختلاف

مولانا ڈیانوی نے فقہی اختلاف کو بیان کرتے ہوئے ائمہ دین، فقہائے کرام اور محدثین عظام میں سے جس کے قول کو دلائل کے قریب پایا اسے قبول کیا اور مخالفین پر طعن و تشنیع اور استخفاف سے مکمل احتراز برتا ہے۔ اپنے مسلک کو صحیح ثابت کرنے کے لئے بے تکی تاویلات کا سہارا نہیں لیا۔ مثال کے طور پر (المسح علی الجورین) کے مسئلہ میں امام ابو حنیفہ کے موقف کو ترجیح دی ہے اور جمہور کے موقف کو ترک کر دیا ہے۔²⁸

امام ابو داؤد کے موقف کی وضاحت

جو روایات ”سنن ابی داؤد“ میں مختصر ذکر تھیں، لیکن حدیث کی دوسری کتابوں میں مفصل ہیں، ان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ حدیث کی تصحیح و تضعیف، ترجمہ الباب سے عدم مناسبت اور اس قسم کے دیگر مباحث میں امام ابو داؤد کے موقف، باقی حضرات سے کتب حدیث میں صادر ہونے والی غلطیوں کا مواخذہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر سنن ابی داؤد کی پہلی حدیث کی سند (عن ابی سلمة عن المغيرة بن شعبه) میں محدث ڈیانوی فرماتے ہیں:

”هو ابوسلمة بن عبد الرحمن بن عوف الزهري المدني، قيل: اسمه عبدالله، وقيل اسمه: اسماعيل، ثقة مكثر من الثالثة، مات سنة أربع وتسعين“²⁹

پھر فرماتے ہیں:

”ذهل وغفل الفاضل سراج احمد سرهندي في ترجمة فقال: ابوسلمة هو منصور بن سلمة بن عبدالعزيز بن صالح البغدادي من كبار العاشرة توفي سنة سبع وتسعين ومائتين“³⁰

آخر میں محدث ڈیانوی لکھتے ہیں:

”هذا غلط فاحش، فانه من كان من هذه الطبقة فهو ممن لم يلق التابعين، فكيف يروي عن الصحابي“³¹

یہ تھیں وہ خصوصیات اور نمایاں پہلو جن کی وجہ سے غایۃ المقصود کو سنن کی باقی شروحات پوفوقیت و برتری حاصل ہے۔ الغرض اس شرح کی اہمیت کے لیے مولانا خلیل احمد سہارنپوری کا یہ بیان نقل کر دینا کافی ہوگا:

”حتي رأيت جزءا واحدا من الشرح الذي الفه ابو الطيب شمس الحق، المسمي ”بغاية المقصود“ فوجدته لكشف مكنوزاته كافلا وبجميع مخزونات حافلا، قلله دره، قد بذل فيه وسعه وسعي سعيه“³²

”میں نے شیخ ابو الطیب شمس الحق کی شرح غایۃ المقصود کا ایک حصہ دیکھا تو وہ ابو داؤد کے اسرار و غوامض کے کشف و اظہار کے لیے کافی و ثانی ہے، بخدا یہ خوب ہے، مصنف نے اس میں پوری کاوش کی ہے اور تلاش و جستجو کا حق ادا کر دیا ہے“

خلاصۃ البحث

”غایۃ المقصود“ سنن ابی داؤد کی مبسوط شرح ہے، جو کہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی کی تصنیف ہے۔ اس شرح کو ۳۲ جلدوں میں مکمل ہونا تھا۔ لیکن ان کی زندگی میں اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ ”غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد“ جیسی عظیم اور بلند پایہ شرح تصنیف کرتے ہوئے محدث ڈیانوی نے اپنے دور کی تمام جدید و قدیم کتب سے استفادہ کیا، انہوں

نے حدیث، اصول حدیث، فقہ اصول فقہ کی تمام اہم کتابوں کے علاوہ اسماء الرجال، تاریخ، علوم حدیث، اور لغت کی بڑی بڑی کتابوں سے استفادہ کیا، مولف نے کتاب کے شروع میں ایک بے نظیر مقدمہ لکھا ہے، جس میں سنن ابی داؤد سے متعلق فوائد کا ذکر آیا ہے، اسانید کی وضاحت کی گئی ہے، یعنی راوۃ حدیث کے تراجم مع بیان کنیت، نسب اور لقب ذکر ہوئے ہیں، ساتھ ساتھ مشکل اسماء کے ضبط اور ان رواۃ کے ثقہ یا ضعیف ہونے کے متعلق بھی بتایا گیا ہے، سند یا متن ہواضطراب ہو تو اس کی وضاحت کی گئی ہے، اس شرح میں محدث ڈیانوی مشکل الفاظ کے معانی بیان کرتے ہیں اور کتب لغت کے تائیدی حوالے بھی دیتے ہیں۔ اس میں حدیث کی تشریح خوب شرح و بسط سے کی گئی ہے اور حدیث سے مستنبط فقہی مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ فقہائے کرام کے مابین مختلف فقہی مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور دلائل کے ساتھ قول راجح کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس شرح کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ حدیث کی تخریج مع بیان صحت و ضعف کی گئی ہے۔ مولانا ڈیانوی نے فقہی اختلاف کو بیان کرتے ہوئے ائمہ دین، فقہائے کرام اور محدثین عظام میں سے جس کے قول کو دلائل کے قریب پایا اسے قبول کیا اور مخالفین پر طعن و تشنیع اور استخفاف سے مکمل احتراز برتا ہے۔ اپنے مسلک کو صحیح ثابت کرنے کے لئے تاویلات کا سہارا نہیں لیا۔ الغرض یہ شرح سنن ابی داؤد کی اہم اور مشہور شرح ہے۔



حوالہ جات

- ¹ عزیز شمس، ابوطیب شمس الحق، حیات و خدمات (کراچی: مرکز اسلامی للبحوث العلمیہ، ۲۰۰۸ء)، ص ۸۸
- ² سید احمد شہید بریلوی 6 صفر 1201ھ کو پیدا ہوئے۔ ایک علم دین تھے۔ آپ کی پیدائش بھارت کے صوبہ اتر پردیش کے ضلع رائے بریلی کے ایک قصبہ دائرہ شاہ عالم اللہ میں ہوئی (تاریخ دعوت و عزیمت، ندوی، ج ۱، ص ۱۳-۱۵)
- ³ ڈاکٹر محمود احمد غازی ایک نامور اسلامی اسکالر تھے۔ دور جدید کے مسائل پر ان کی بڑی گہری نظر تھی۔ وہ بین الاقوامی یونیورسٹی کے صدر تھے۔ پیدائش 18 ستمبر 1950ء اور وفات 25 ستمبر 2010ء۔ محاضرات قرآن، فقہ، حدیث، شریعت، جیسی عظیم کتابیں تحریر کیں۔
- ⁴ شمس الحق، عظیم آبادی، أبو عبد الرحمن، غایۃ المقصود (کراچی: المجمع العلمی، 1414ھ)، ج ۱، ص ۲۴
- Shams al-Haqq, ‘azīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd (Karachi: Al-Jamaj al-Ilami, 1414 AH), vol.1, p.24.
- ⁵ سہارنپوری، خلیل احمد، بذل المجہود (انڈیا: مرکز شیخ ابوالحسن الندوی للبحوث والدراسات الاسلامیہ، ۲۰۰۶ء)، ج ۱، ص ۳۹
- Sahārnawry, Khalil Ahmad, Badhl al-majhūd (India: Sheikh Abul Hasan Al-Nandwi Center for Research and Islamic Studies, 2006), vol.1, p.39

⁶لوامع کا معنی ہے شعائیں، تو چونکہ روشنی کی شعاعوں سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے، اس لیے سنن ابی داؤد سے متعلقہ فوائد کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں لوامع کا نام دیا گیا۔

⁷شمس الحق، عظیم آبادی، غایۃ المقصود، ج ۱، ص ۲۷

Shams al-Ḥaqq, ‘azīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 1, P 27

⁸شمس الحق، عظیم آبادی، غایۃ المقصود، ج ۱، ص ۷۹-۸۰

Shams al-Ḥaqq, ‘azīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 1, P 79-80

⁹ایضاً

Ibid

¹⁰ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السجستانی، السنن، کتاب الطہارہ، رقم الحدیث: ۱۶۰

Abwdā'd, Sulaymān ibn ash'th, al-Sijistānī, al-sunan, Kitāb althhār ,raqm al-ḥadīth : 160

¹¹شمس الحق، عظیم آبادی، غایۃ المقصود، ج ۱، ص ۷۹-۸۰

Shams al-Ḥaqq, ‘azīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 1, P 79-80

¹²شمس الحق، عظیم آبادی، غایۃ المقصود، ج ۲، ص ۸۸

Shams al-Ḥaqq, ‘azīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 2, P 48

¹³ایضاً، ج ۳، ص ۳۱۴

Ibid, Vol 3, P 314

¹⁴ایضاً، ج ۳، ص ۳۸۸

Ibid, Vol 3, P 388

¹⁵بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المغازی، رقم الحدیث: ۴۱۹۵

Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, al-Jāmi' al-ṣaḥīḥ, Kitāb al-Mughāzī, raqm al-ḥadīth : 4195

¹⁶شمس الحق، عظیم آبادی، غایۃ المقصود، ج ۲، ص ۱۳۹

Shams al-Ḥaqq, ‘azīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 2, P 139

¹⁷شمس الحق، عظیم آبادی، غایۃ المقصود، ج ۱، ص ۳۲۸

Shams al-Ḥaqq, ‘azīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 1, P 328

¹⁸ایضاً، ج ۲، ص ۳۶-۴۵

Ibid, Vol 2, P 36-45

¹⁹شمس الحق، عظیم آبادی، عون المعبود، ج ۱، ص ۳۱۹

Shams al-Ḥaqq, ‘azīm Ābādī, ‘Awn al-Ma'būd, Vol 1, P 319

²⁰ایضاً، ج ۲، ص ۱۱۴-۱۲۰

Ibid, Vol 2, P 114-120

²¹شمس الحق، عظیم آبادی، عون المعبود، ص ۴۱

Shams al-Ḥaqq, ‘azīm Ābādī, ‘Awn al-Ma'būd, P 41

²²ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السجستانی، السنن، رقم الحدیث: ۳۸۴

Abwdā'd, Sulaymān ibn ash'th, al-Sijistānī, al-sunan ,raqm al-ḥadīth : 160

²³ ابن ماجه، محمد ابن يزيد، القزويني، ابو عبد الله، السنن، رقم الحديث: ٥٣٣

Ibn Mājah, Muḥammad Ibn Yazīd, al-Qazwīnī, abw'bd Allāh, al-sunan, raqm al-ḥadīth : 532

²⁴ شمس الحق، عظيم آبادي، غايه المقصود، ج ٣، ص ٣٤٦

Shams al-Ḥaqq, 'azīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 3, P 376

²⁵ ايضاً، ج ٣، ص ٦٢

Ibid, Vol 3, P 24

²⁶ ايضاً، ج ٢، ص ٢٢

Ibid, Vol 2, P 42

²⁷ شمس الحق، عظيم آبادي، غايه المقصود، ج ٢، ص ٣٦٥

Shams al-Ḥaqq, 'azīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 2, P 365

²⁸ ايضاً، ج ٢، ص ٢٥

Ibid, Vol 2, P 45

²⁹ ايضاً، ج ١٢، ص ٤٠

Ibid, Vol 12, P 70

³⁰ ايضاً، ج ١، ص ١٢٨

Ibid, Vol 1, P 148

³¹ ايضاً، ص ٢٠

Ibid, P 20

³² سهارنپوري، مقدمه بذل المجهود، ج ١، ص ١

Sahārn timer, muqaddimah Badhl al-majhūd, vol 1, P 1